شیخ عبدالسلام شاہ اعلیٰ چشتی پانی پتی

ڈاکٹر محمد اقبال، سینیئر لکچرر شعبۂ فارسی، جامعہ ملیہ اسلامیہ ـــــ نئی دہلی ۲۵

شیخ عبدالسلام شاہ اعلیٰ چشتی پانی پتی گازرونی مکی و مدنی قریشی جنھوں نے کہ اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ نظام الدین اور شاہ نظام نارنولی سے خرقۂ خلافت پایا جیساکہ ان اشعار سے ظاہر ہوتا ہے۔

را بہ بندگی او کہ ہست فخر تمام　　مرید شاہ نظام است واں شیخ نظام[۱]
نظامش پیر و ہم پدرش نظام است　　نظام دوجہاں بروی تمام است

چنانچہ مشہور ہے کہ حضرت الہدیہ چشتی بھی آپ سے ارادت و بندگی رکھتے تھے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ امیر المومنین حضرت عثمان کے سلسلۂ نسب سے ہیں۔ آپ کا یہ شجرہ تفصیل طلب ہے اور بسبب طوالت اس کا یہاں نقل کرنا مناسب بھی نہیں ہے اور نہ ہی موضوع کے اعتبار سے اس کی یہاں ضرورت ہے۔ بہر حال لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ خاندانی اور نسبی طور سے بہت بڑے بزرگ تھے۔ مصنف "سیر الاقطاب" نے لکھا ہے کہ آپ کے ملفوظات "جواہر اعلیٰ"[۲] کے نام سے مشہور ہیں۔ اور جس میں شاہ اعلیٰ کی محفلوں اور تعلیمات کو الہدیہ چشتی نے الگ سے درج کیا ہے۔ انہوں نے جواہر اعلیٰ سے چند واقعات اپنی کتاب سیر الاقطاب میں نقل کئے ہیں۔ جنھیں ہم ان کی بزرگی اور ان کے کشف و کرامات پر محمول کرتے ہیں۔ بابر اور ہمایوں کے زمانے کے کئی واقعات کو الہدیہ چشتی نے بیان کیا ہے۔ یہ وہ واقعات ہیں جن سے

۱؎ سیر الاقطاب ص ۲۳۲ مطبع نول کشور پریس ۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۳ء

۲؎ ایضاً ص: ۲۳۴۔

شاہان وقت نے فتح ونصرت حاصل کی اور شاہ اعلیٰ کے کشف وکرامات کا چرچا عام ہوا۔

الہدیہ چشتی نے شیخ عبدالسلام شاہ اعلیٰ پانی پتی کے حوالے سے بتایا ہے کہ پہلے انھیں شیخ عبدالسلام کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ وہ اپنے والد کے زیر تربیت ظاہری و باطنی علوم کی تعلیم پا رہے تھے کہ ان کا جی چاہا کہ وہ کعبہ کا طواف کریں اور وہ روانہ ہوئے، راستہ کی خرابی کی وجہ سے حج بیت اللہ نہ پہونچ سکے اور رمالوں پہنچ گئے وہاں پر آپ کی ملاقات قراخان سے ہوئی۔ قراخان بابر کے امراء میں سے تھا اور مالوہ کا حاکم تھا شاہ اعلیٰ اس کے یہاں سپہ گری کے شعبہ میں تیر اندازی پر معمور ہوگئے وہ آپ کا بہت معتقد تھا۔

شیخ عبدالسلام پانی پتی نے شیخ حمزہ سے بھی ملاقات کی جو اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ شاہ اعلیٰ نے اپنے سفر کے بہت سارے واقعات، قیام اور ملاقات کا ذکر جواہر اعلیٰ میں کیا ہے وہ بحیثیت ایک سپاہی کے ملتان، گجرات، لاہور، اور جونپور میں سیر وسیاحت کرتے رہے بالآخر اپنے والد کے کہنے کے مطابق سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر عشق الٰہی کے کوچے میں داخل ہو گئے اور سارا مال ومتاع لٹا کر عشق الٰہی میں قلندرانہ زندگی اختیار کرلی، جونپور میں بہت سے پائے کے بزرگوں سے جیسے شیخ بہاء الدین، شیخ شمس الدین اور میر سید علی اور بہار میں شیخ علی مغربی، مولانا حسام الدین بغدادی، شیخ صلح، مولانا علی احمد، شیخ عبدالصمد اور شیخ نظام اور گجرات میں قاضی محمود وغیرہ سے ملاقات کی۔ ان بزرگوں سے کسب فیض حاصل کیا اور پھر اپنے وطن لوٹ آئے اور اپنے پیران پیر شمس الاولیا مخدوم شیخ شمس الدین ترک کے روضۂ مبارک اور خانقاہ کے گرد طواف کیا۔ جب زیادہ پریشانی لاحق ہوئی تو ان کے والد نے یہ بشارت دی انشاءاللہ تم بزرگی کا مرتبہ پاؤ گے اور خلق خدا کو تم سے فیض حاصل ہو گا۔ وہیں چلہ کیا اور شیخ نظام نارنولی کا دیدار حاصل ہوا جسے دیکھ کر یہ شعر پڑھا۔

مست و مدہوش آں جمال شدم ۔۔۔ طالب جرعہ وصال شدم [1]

اس ملاقات نے انھیں قلندری کا راستہ دکھایا اور نارنول کا سفر کیا اور پیر کی خدمت میں

---

[1] سیر الاقطاب ص ۲۳۸

حاضری دی۔ انہوں نے عمامہ اور جوتیاں عنایت کیں اور ایک خط بھی مرحمت فرمایا۔ اس طرح شیخ اعلیٰ پانی پتی کا قلب پاکیزہ ہوا اور انہیں اپنے پیر و مرشد کی جوتیاں صاف کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور انھوں نے یہ فرمایا "از ہمہ اعلیٰ شدی"[1] اسی دن سے اعلیٰ نام سے مشہور ہو گئے اور یہی نام شجرہ میں داخل کر لیا گیا۔ سالہاسال تک پیر و مرشد کے زیر سایہ ریاضت و مجاہدہ کرتے رہے۔ پھر حجرہ میں شیخ نے طلب کیا اور تمام باطنی نعمتوں سے مالا مال کر کے ان کو وطن جانے کی اجازت دی خلافت بخشی اور کہا کہ تمہارے دادا جلال الدین کبیر الاولیاء نے خواب میں آ کر تمہیں میرے پاس سے لے جانے کی اجازت چاہی ہے۔ کیونکہ وہاں کی خانقاہ خالی پڑی ہے۔ شیخ اعلیٰ پانی پتی جب اپنے پیر و مرشد سے رخصت ہو کر خرقہ و خلافت اور عصا و تسبیح لے کر با پیادہ آگرہ کے نزدیک پہونچے تو معلوم ہوا کہ آپ کے والد محترم حضرت نظام الدین پانی پتی کا انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ پانی پت تشریف لائے سجادگی کے مقام پر بیٹھے اور اپنے بزرگوں کی امانت اور خانقاہ کی خدمت میں مشغول ہو گئے۔ الھدیہ چشتی نے آپ کے کشف و کرامات کے حالات کو جواہر اعلیٰ میں قلمبند کیا ہے اس میں آپ کے پانی پت پہونچنے اور سجادہ نشین ہونے کے فوراً بعد کا ایک واقعہ بہت ہی مشہور ہے کہتے ہیں کہ سجادگی کے مقام پر بیٹھنے کے بعد ایک گڑھے میں پانچ روز تک بغیر کھائے پڑے رہے اور یہ عہد کر رکھا تھا کہ جب تک غیب سے کوئی چیز نہیں آئے گی افطار نہیں کروں گا۔ حد درجہ کمزوری کے بعد ایک نورانی صورت نے آواز لگائی اور کوئی سفید چیز ہاتھوں میں لے کر آئے جو کہ روٹی کی شکل کی تھی لیکن اس کی لذت عجیب تھی کھلا کر چلے گئے ہر چند کہ شاہ اعلیٰ نے ان کا پیچھا کیا لیکن پتہ نہیں چلا، خواب میں اس شخص کو دیکھا اور جو کچھ اس نے جواب دیا اس سے تسلی ہوئی۔ اس طرح کے بہت سے روایتی واقعات آپ کی ذات سے منسوب ہیں۔

ذوق سماع: آپ کو سماع سے خاص دلچسپی تھی اپنے دادا جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی کے عرس کے موقع پر سماع سے رغبت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر پانی پتی سے بھی عقیدت تھی اور اکثر ان کے مزار پر حاضری دیا کرتے تھے۔

---

[1] سیر الاقطاب ص: ۲۳۸۔

الہدیہ چشتی نے شاہ اعلیٰ پانی پتی کے بہت سے آنکھوں دیکھے واقعات بیان کئے ہیں اور ان کا جستہ جستہ ذکر انہوں نے سیر الاقطاب میں کیا ہے جن کی تفصیل "جواہر اعلیٰ" میں نقل کی ہے ان میں کشف و کرامت کے بہت سے واقعات روایتی انداز میں بیان کئے گئے ہیں جن پر کچھ شبہ ہوتا ہے اور ذہن قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتا لیکن الہدیہ چشتی یہ لکھتے ہیں کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں تمام واقعات حقیقت پر مبنی ہیں۔ اور یہ شعر لکھتے ہیں۔

بندہ اوئیم بجان و دل بصدق اعتقاد — گر درین باشد خلاف اندر دل من کافرم [1]

الہدیہ چشتی ایک اور مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ آپکی عمر ایک سو پچیس سال تھی اور آپ نے اپنی عمر کی ایک رسی بنا کر اس میں گرہیں لگا رکھی تھیں ایک دن منگوا کر گنیں اور یہ کہا کہ ۱۲۵ ہو گئیں جبکہ میں نے کئی سال سے گرہیں نہیں لگائی ہیں۔ ایک اور بات لکھتے ہیں کہ آپ کے دانت دوبارہ آگئے تھے اور داڑھی کے سفید بال سیاہ ہو گئے تھے اور پھر سفید ہو گئے تھے کسی شخص نے ان واقعات کو فارسی میں نظم کیا اور الہدیہ چشتی نے ان اشعار کو واقعات کی تصدیق کے طور پر نقل کیا ہے۔

بسان او درین عالم بگو کیست — کہ باشد عمرش افزوں از صد و بیست
پس از صد سال دندان تازہ روئید — چنیں پیری خدا بین ہیچ کس دید
دوبارہ شد سیہ موی سفیدش — سفیدی داد دوبارہ نویدش
بود واجب سپاس او بہر کس — ز دیگر ذکر ہا ذکرش بود بس
علوی الشان و شاہ العالمین است — کہ فخر آسمان و ہم زمین است
سزاوار امامت ہم ولایت — بدو زیبد کرامت ہم ہدایت
امام و ہادی برنا و پیر است — کہ ہم پیر است و ہم روشن ضمیر است [2]

شیخ عبد السلام شاہ اعلیٰ چشتی پانی پتی نے ۲۵ ربیع الاول ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۴ء کو بدھ کے دن رحلت فرمائی اور وہیں پانی پت میں سر سید علی متقی کے روضۂ مبارک کے پاس دفن ہوئے۔ الہدیہ چشتی نے

---

[1] سیر الاقطاب ص: ۲۴۵۔
[2] سیر الاقطاب ص: ۲۴۷، ۴۸۷۔
[3] " " ص: ۲۴۸۔

آپ کی وفات پر کچھ اشعار لکھے ہیں جن سے آپ کی بزرگی عظمت اور کشف و کرامت کے واقعات کی تصدیق ہوتی ہے۔

دنیای کشف و کان کرامات و ملک بود ـــ کز فیض او گرفت جہان عدم وجود
شیخ یگانہ پیر زمانہ کہ از نگاہ ـــ چشم و چراغ اہل جہاں را ضیا فزود
حق گوئی شاہ اعلیٰ کور بود در جہانش ـــ ہر دیدہ دید گفت کہ بر مصطفیٰ درود
پیری کہ از عنایت او کس زبان نہ کرد ـــ سر سود ہر کہ بر در او طرفہ برد سود
شاہی کہ از کمال ولایت جہان گرفت ـــ خورشید را ہمیشہ بود بر درش سجود
از بیش دیدہا چو یکایک شدہ نہاں ـــ از ماتمش نمود فلک جامہ را کبود
تا از دلت چو سال وصالش بخواستم ـــ آمد مرا ز غیب ندا شیخ قطب بود[۱] ۱۰۳۲ھ

خزینۃ الاصفیا کے مصنف نے ان کی عظمت و بزرگی اور مقبولیت کے پیش نظر ان کی پیدائش اور ان کی وفات کا ذکر مندرجہ ذیل قطعہ میں کیا ہے۔

جناب شاہ اعلیٰ پیر اسلام ـــ نظام دین و دنیا شیخ والا
عجب تولید آں پیر صفا کیش ـــ شدہ روشن ز مہتاب تجلّی
دوبارہ شاہ اعلیٰ شمع دین خوان ـــ پئے تولید آں پیر مزکی
بگو بالغ بخواں غالب بترحیل
ذکر سرور معلی شاہ اعلیٰ[۲]

۱۔ سیر الاقطاب ص: ۲۴۸۔
۲۔ خزینۃ الاصفیا ص: ۴۶۱۔